عقیدہ ختم نبوت

ہدایت و نجات کا سرچشمہ

مولانا محمد ناصر خان چشتی نعیمی

عقیدہ ختم نبوت

ہدایت و نجات کا سرچشمہ

مولانا محمد ناصر خان چشتی نعیمی

فتح باب نبوت پر بے حد درود — ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے اور اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ جس پر ایمان لانا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یعنی ایک مسلمان اس بات پر ایمان رکھے کہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں اور سلسلہ نبوت اور رسالت، آفتاب ختم نبوت، ختمی مرتبت حضور نبی کریم پر ختم ہو چکا ہے۔ اور اب آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا نہ کوئی رسول آئے گا اور آپ ﷺ کی کتاب، شریعت مطہرہ اور تعلیمات تا قیامت ہدایت اور نجات کا آخری سر چشمہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ہزار بار بھی کلمہ طیبہ پڑھے اور دن رات نماز و قیام میں گزارے لیکن وہ آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا یا آپ کے بعد کسی اور کو بھی نبی مانتا ہے تو وہ پکا کافر ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا خاتم الانبیاء (نبیوں میں آخری نبی اور رسول) ہونا آپ ﷺ کے بعد کسی نبی اور رسول کا دنیا میں مبعوث نہ ہونا اور ہر مدعی نبوت (یعنی مسیلمہ کذاب سے مرزا غلام احمد قادیانی تک) کا جھوٹا و کذاب اور کافر و مرتد ہونا ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر آج تک ہر دور کے تمام مسلمانوں کا قطعی اجماع اور اتفاق رہا ہے۔

کسی شخص کے مسلمان ہونے کیلیے جس قدر باتوں کا ماننا ضروری ہے وہ سب امور قرآن پاک نے بڑی تفصیل سے بیان کر دیئے ہیں اگر حضور سید عالم ﷺ کے بعد کسی اور نبی کی بعثت ہوتی تو قرآن میں بھی اسکا ذکر ہوتا اور جب قرآن میں حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت اور وحی کا ذکر نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ آخر جن باتوں کے ماننے سے صحابہ کرام اور بعد کے لوگ مومن ہو گئے تو ان چیزوں کا ماننا آج کیسے نا کافی ہو گیا۔ کیا انکا اسلام اور تھا اور اب کوئی اور اسلام ہے؟ اگر ہم قرآن کو ناقص اور اسلام کو نا تمام نہیں مانتے تو ہمیں ماننا ہو گا کہ قرآن کریم نے جن چیزوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے انکے سوا کسی اور پر ایمان لانا ہرگز جائز نہیں ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت چونکہ قرآن کا حکم اور مامور نہیں ہے اسلیے اسکا نبی ماننا قرآن ایمان اور اسلام سب کے خلاف ہے۔

عقیدہ ختم نبوت بزبان قرآن:

حضور نبی کریم ﷺ پوری انسانیت کے لیے ابدی صحیفہ ہدایت (قرآن حکیم) لے کر آئے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے رشد وہدایت اور نبوت ورسالت کا عظیم سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ○ ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل ومکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین (منتخب اور) پسند فرمایا ہے"۔ (سورۃ المائدہ:۳)

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دین کو تمام ادیان سابقہ کیلیے ناسخ قرار دیا اور فرمایا کہ جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو طلب یا قبول کیا تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا یعنی قیامت تک حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی اس شریعت کے بعد کوئی شریعت آئے گی۔ حتیٰ کہ اب اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ظاہری حیات میں زندہ ہوتے تو وہ بھی آپ ﷺ کی شریعت کی پیروی کرتے اور جب قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو وہ بھی آپ ﷺ کی شریعت کی پیروی اور اتباع کریں گے۔

سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ختم نبوت کو بڑی وضاحت کیساتھ بیان فرما دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ○ ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے (بالغ) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہیں"۔ (سورۃ الاحزاب۴۰)

سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی کی سارے جہاں کے لیے نبوت ورسالت کو یوں بیان فرماتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے!

"تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ○ ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے فیصلہ کرنے والی کتاب (قرآن) اپنے بندہ (حضرت محمد ﷺ) پر نازل کی تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے (اللہ کے عذاب سے) ڈرنے والا ہو"۔ (الفرقان:۱)

اسی طرح اور مقام پر حضور ﷺ کی ختم نبوت اور رسالت عامہ کو اس طرح واضح کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا O ترجمہ: (اے رسول ﷺ) تم فرماؤ! اے لوگو! تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بھیجا ہوا) ہوں"۔ (القرآن)

یہ آیت مبارک حضور سید عالم ﷺ کی رسالت عامہ کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ تمام مخلوقات (جن وانس وملائکہ وغیرہ) کے لیے رسول ہیں اور کل جہاں آپ ﷺ کی اُمت ہے۔ ایک حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ! مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں کہ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر نبی کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام سرخ وسیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا ہوں اور میرے ساتھ سلسلہ انبیاء کو ختم کیا گیا ہے"۔ (صحیح مسلم، مشکوۃ)

عقیدہ ختم نبوت بزبان احادیث مبارکہ:

آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کیونکہ آپ ﷺ خدا کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! "بے شک نبوت اور رسالت میرے بعد منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا"۔ (جامع ترمذی/مسند امام احمد)

ایک مسلمان کے لیے آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا اور اس بات کا اقرار کرنا بھی فرض ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا! "قصر نبوت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی میرے آنے سے وہ پوری ہو گئی ہے اور قصر (محل نبوت) مکمل ہو گیا ہے"۔

تیس کذاب:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری اُمت میں تیس کذاب (بہت زیادہ جھوٹے) ظاہر ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں (اللہ کا) آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔ (جامع ترمذی، مسند امام احمد)

عقیدہ ختم نبوت اور اجماع صحابہ:

قرآن وحدیث کے بعد تیسرا بڑا ماخذ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کا ہے اور یہ بات تمام مستند ومعتبر روایات سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد کچھ لوگوں (مثلاً مسیلمہ کذاب) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلیفہ اول امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ان سب کے خلاف جہاد وقتال کیا۔

عقیدہ ختم نبوت اور اجماع مسلمین:

اجماع صحابہ کے بعد دینی احکام میں علماء اُمت کے اجماع و اتفاق کا درجہ آتا ہے جس کو حجت مانا جاتا ہے اس لحاظ سے بھی ہم دیکھیں تو پہلی صدی سے لیکر آج (پندرھویں صدی) تک ہر زمانے اور پوری دنیائے اسلام میں ہر ملک کے علماء کرام اور مسلمانوں کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا اور جو بھی کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے گا اور جو شخص اسکی جھوٹی نبوت کو تسلیم کرے گا وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج کافر و مرتد ، دشمن اسلام اور واجب القتل ہے۔

سراج الامت امام المجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۵۰ھ) کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقع دیں کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں ۔اس پر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ جو شخص اس جھوٹے مدعی نبوت سے نبوت کی علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ یہ فرما چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (مناقب امام اعظم:۱/۱۶۱)

ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کا ایک متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے اور تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ختم نبوت کا انکار کرنے والا کافر اور مرتد ہے ۔اس فتنہ انکار ختم نبوت اور دعویٰ نبوت کرنے والے کو جڑ سے اکھاڑنے والے سب سے پہلے خلیفہ اول امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں ۔آپ نے اس فتنہ انکار ختم نبوت کی ہر طرح سے سرکوبی کی اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں ہزاروں جلیل القدر صحابہ کرام نے شرکت کی جس میں سینکڑوں حفاظ صحابہ کرام شہید ہوئے اور بالآخر مسیلمہ کذاب اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا۔اسی طرح برصغیر میں جب قادیانی فتنہ نمودار ہوا اور مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مصلح اور مجدد ہونے کا دعویٰ کیا پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور آخر میں جا کر نبوت کا دعویٰ کر دیا تو علماء کرام اور مشائخ عظام نے مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے خلاف کفر و ارتداد کے فتاویٰ جاری کیے ۔ان میں علامہ غلام دستگیر قصوری، قاضی فضل احمد لدھیانوی، مولانا ارشاد حسین رامپوری، مولانا انوار اللہ حیدر آبادی، امام احمد رضا خان بریلوی، پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں ۔علماء حق نے مرزا قادیانی کی نہ صرف تکفیر کی بلکہ ہر ممکن اسکا تعاقب کر کے مناظرے اور مباہلے کے چیلنج بھی دیئے اور قبول کیے اور اسے ہر طرح سے ہر سطح پر جھوٹا و کذاب اور کافر و مرتد ثابت کیا۔

فتنہ قادیانیت اور علماء حق کا تاریخی کردار:

جب قادیانی فتنہ نے اہل ایمان کا امن و سکون اور چین و آرام غارت کر کے اُمت مسلمہ کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں تو علماء حق نے اس کے کفریہ عقائد اور اسلام شکن سرگرمیوں کے خلاف تحریر و تقریر اور جلسہ و جلوس کے ذریعے کتاب وسنت کے دلائل و شواہد کیساتھ ہر محاذ پر مقابلہ کیا اور فتنہ قادیانیت کے مکر و فریب اور دجل و کذب کے پردوں کو چاک کیا۔ علماء حق نے فتنہ قادیانیت کا شدید تعاقب کیا اور حق گوئی اور جرأت و بہادری کی تاریخ رقم کی ہر دور میں علماء حق نے اس فتنہ کے خلاف مومنانہ اور مجاہدانہ کردار ادا کیا۔

قادیانیوں سے قطع تعلق:

قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی بناء پر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائی اور مرزائی نوازوں کے بارے میں تاریخی فتویٰ دیا۔ آپ فرماتے ہیں!

"قادیانی مرتد، منافق ہیں۔ مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے۔ یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے۔ قادیانی کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ قادیانی کو زکوۃ دینا حرام ہے اور اگر ان کو زکوۃ دے تو ادا نہ ہوگی۔ قادیانی کا ذبیحہ محض نجس و مردار قطعی ہے۔"

ایک اور جگہ فرماتے ہیں!

"اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے (تعلقات) اس سے قطع (ختم) کردیں، بیمار پڑے تو پوچھنے کو جانا حرام ہا سے مسلمانوں کے گورستان (قبرستان) میں دفن کرنا حرام ہا کی قبر پر جانا حرام ہے"۔ (احکام شریعت/ فتاویٰ رضویہ: ۶/۵۱)

تاجدار علم و عرفاں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی چشتی قدس سرہ نے فرمایا!

"حضور خاتم النبیین ﷺ نے مجھے خواب میں حکم فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی غلط تاویلات کی قینچی سے میری احادیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو"۔

چنانچہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی و بیخ کنی کے لیے میدان عمل میں نکل آئے اور

مسلمانوں کو اس فتنہ کی شر انگیزیوں، بد معاشیوں، ریشہ دوانیوں اور مکر و فریب سے اچھی طرح آگاہ کیا۔ آپ کی اس فتنہ کے خلاف دن رات کوششوں سے بدحواس ہو کر قادیانی جماعت کے ایک وفد نے حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ مرزا قادیانی سے مباہلہ و مجادلہ کر لیں اور ایک اندھے اور لنگڑے کے حق میں دعا کریں اور دوسرے اندھے اور لنگڑے کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے۔ جسکی دعا سے اندھا اور لنگڑا ٹھیک ہو جائیں وہ سچا ہے اس طرح حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا تاریخی اور ایمان افروز جواب دیا اور فرمایا کہ!

> "مجھے یہ بھی منظور ہے اور جاؤ مرزا قادیانی سے یہ بھی کہہ دو کہ اگر مردے زندہ کرتے ہوں تو آجاؤ مہر علی شاہ مردے زندہ کرنے کے لیے بھی تیار ہے"۔ (ملفوظات طیبہ ص ۱۲۷)

سچ ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے تو اس کی پشت پر نبی کریم ﷺ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ قادیانی وفد یہ جواب پا کر واپس چلا گیا اور کچھ پتہ نہ چلا کہ مرزا قادیانی اور اسکے حواری کہاں ہیں؟۔ (تحریک ختم نبوت از شورش کشمیری)

ناموس رسالت اور غیرت اقبال:

ایک دفعہ سید آغا صدر چیف جسٹس نے لاہور کے عمائدین اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا جس میں مفکر اسلام شاعر مشرق علامہ محمد اقبال بھی رونق افروز تھے۔ اتفاق سے اس محفل میں مرزا قادیانی کا خلیفہ حکیم نور الدین بھی بن بلائے اور بلا دعوت آ پہنچا تھا۔ جب عاشق رسول علامہ اقبال کی نظر اس کذاب پر پڑی تو غیرت ایمانی سے علامہ اقبال کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور ماتھے پر شکنیں پڑ گئیں۔ فوراً اٹھے اور میزبان کو مخاطب کر کے کہا کہ آغا صاحب آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسول کو بھی مدعو کیا اور مجھے بھی۔ اور فرمایا کہ میں جا رہا ہوں میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ حکیم نور الدین چور کی طرح فوراً حالات بھانپ گیا اور نو دو گیارہ ہو گیا۔ اسکے بعد میزبان نے علامہ اقبال سے معذرت کی اور کہا میں نے اسے کب بلایا تھا یہ تو خود ہی گھس آیا تھا"۔ (تحریک ختم نبوت اور جے یو پی کا کردار)

7 ستمبر 74ء کا تاریخی یادگار دن:

مملکت خداداد پاکستان کی آئینی تاریخ میں 7 ستمبر 1974ء کا دن انتہائی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ان

دن پاکستان کی پارلیمنٹ (قومی اسمبلی و سینیٹ) نے پوری قوم بلکہ اُمت مسلمہ کی نمائندگی کرتے ہوئے قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی کی زیر قیادت کئی مہینوں کی مسلسل جدوجہد تحریک اور اسمبلی کی ضروری کارروائی و بحث و مباحثہ کے بعد آپ کی قرارداد پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے پیروکار قادیانیوں، مرزائیوں اور احمدیوں کو متفقہ طور پر کافر و مرتد اور غیر مسلم قرار دیا۔ یوں اب قادیانی آئینی طور پر بھی مسلمانوں سے الگ قوم اور گروہ شمار کیے جاتے ہیں۔

فتنہ قادیانیت کیخلاف قومی اسمبلی میں تاریخی قرارداد:

مفکر اسلام علامہ امام انقلاب، قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فتنہ قادیانیت کے خلاف پاکستان کی قومی اسمبلی میں جو تاریخ ساز قرارداد پیش کی اسکا متن حسب ذیل ہے:

جناب اسپیکر ۔۔۔ قومی اسمبلی پاکستان!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں:

> "ہرگاہ کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا ۔۔۔ نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اسکا جھوٹا اعلان بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی ۔۔۔ نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اسکا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔ نیز ہرگاہ کہ پوری اُمت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی راہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں دائرہ اسلام سے خارج

ہیں۔۔۔نیز ہر گاہ کہ اسکے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کیساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کرکے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔نیز ہر گاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس جو کہ مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام 6 تا 10 اپریل 1974ء کو منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنا چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے مسلمان نہیں ہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر انکے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کیلیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں"۔

7 ستمبر 1974ء کو پارلیمنٹ کے اندر قائد اہل سنت امام انقلاب مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانیوں (بشمول احمدی اور لاہوری گروپ) کو کافر و مرتد اور غیر مسلم قرار دینے کے لیے قرارداد پیش کی جسے پوری پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر منظور کیا۔اس وقت اسمبلی کے اندر موجود دیگر علماء یعنی علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا سید محمد علی رضوی، مولانا عبدالحق، صاحبزادہ احمد رضا قصوری کے علاوہ دیگر ارکان اسمبلی عبدالحمید جتوئی، چوہدری ظہور الٰہی، سردار شیر باز مزاری، سردار مولا بخش سومرو، حاجی علی احمد تالپور وغیرہ نے اس قرارداد کی تائید وحمایت کی۔

وسیلۂ شفاعت ونجات:

میں سمجھتا ہوں کہ مولانا شاہ احمد نورانی کا یہ تاریخ ساز کارنامہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے اتنا عظیم ہے کہ صدیوں لوح تاریخ پر نقش رہے گا۔۔۔مولانا نورانی صاحب ایک انٹرویو میں فرماتے ہیں کہ!

"اگرچہ پاکستان کی پچھلی اسمبلیوں میں بھی علماء ارکان رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت مجھے نصیب فرمائی اور مجھے کامل یقین ہے کہ بارگاہ شفیع المذنبین میں میرے لیے یہی سب سے بڑا وسیلہ شفاعت ونجات ہوگا"۔(بحوالہ ماہنامہ النسیم کراچی)

سات دن آٹھ راتیں:

فتنہ قادیانیت اور اس کے رد وسد باب کیلئے ہمیں وہ محنت وعمل اور کردار ادا کرنا ہوگا جو ہمارے اسلاف نے ادا کیا تھا۔ مجاہد ملت مرد غازی مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں پروانہ شمع ختم نبوت کا کردار ادا کرنے پر سزائے موت کا حکم ہوا گر جیل کی قید دعوبتیں اور پھر سزا سن کر آپ نے جس عزم وحوصلہ اور جرأت واستقامت کا مظاہرہ کیا وہ عشق رسالت کا ایک روشن باب ہے۔ آپ فرماتے ہیں!

"جب تحریک ختم نبوت کے مقدمہ کے بعد میری رہائی ہوئی اور پریس والوں نے میری عمر پوچھی تو میں نے کہا کہ میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہیں جو میں نے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کوٹھری میں گزار دی ہیں کیونکہ یہی میری زندگی اور باقی شرمندگی ہے مجھے اپنی اس زندگی پر ناز ہے"۔

اس وقت مملکت خداداد پاکستان کے علاوہ مملکت سعودی عرب ملائیشیا، انڈونیشیا، اور دیگر کئی مسلم ممالک کی حکومتوں نے بھی قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ حتیٰ کہ جنوبی افریقہ کی غیر مسلم عدالت نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ مسئلہ قادیانیت اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت وناموس رسالت ﷺ سے نئی نسل کو آگاہ کرنا ہمارا قومی، دینی اور ملی

فریضہ ہے۔ اور ہمارے ملک وملت اور مملکت خداداد کی داخلی اور خارجی سلامتی کا لازمی تقاضا ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں اخبارات ورسائل کے مدیران بھی اپنا اپنا کردار ضرور بحسن خوبی ادا کریں گے۔

ہدایت اور صراط مستقیم کا راستہ:

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو بہت سے ناواقف اور سادہ لوح لوگ فتنہ قادیانیت کو سوچے سمجھے بغیر اس سے وابستہ ہوگئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن پاک کی جعلی اور من گھڑت تفسیر اور نبوت کی خود ساختہ بنائی ہوئی اقسام بیان کر کے سادہ لوح لوگوں کو یہ باور کرلیا کہ اسکا دعویٰ نبوت مسلمانوں کے اجماعی اور اتفاقی عقیدہ ختم نبوت سے متضاد اور متصادم نہیں ہے۔ حالانکہ حقیقت اسکے برعکس ہے لیکن اب چونکہ پوری اُمت

مسلمہ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے اور پاکستان میں اس کی سرکاری اور آئینی حیثیت بھی منوالی ہے تو اب ان حضرات کو (جو قادیانی کو بغیر سوچے سمجھے نعوذباللہ مسیح موعود یا نبی یا مجدد مانتے ہیں) یہ سوچنے اور سمجھنے کا موقع ضرور ملے گا کہ محض چند لاکھ قادیانیوں کے مقابلے میں کروڑوں اربوں مسلمان جھوٹے نہیں ہو سکتے۔

معلوم ہونا چاہیے کہ کروڑوں مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں نے انگریزوں کی (سرپرستی اور سازش میں) جو ایک الگ راستہ اختیار کیا ہے تو وہ ہدایت اور صراط مستقیم کیسے ہو سکتا ہے؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کروڑوں اربوں مسلمانوں کے خلاف راستہ اختیار کرنے پر یہ لوگ صحیح راستے پر ہوں بلکہ اس عقیدے پر تو دنیا بھر کے تمام مسلمان چودہ سو سال سے زیادہ عرصے سے قائم و دائم ہیں۔ جب کہ قادیانی حضرات کا یہ عقیدہ تو ایک صدی پہلے کا بنایا ہوا ہے لہذا کئی صدیوں پر محیط مسلمانوں کا یہ اجماعی اور اتفاقی عقیدہ کیسے غلط ہو سکتا ہے۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ قادیانی حضرات کا یہ عقیدہ نہ صرف خود ساختہ و من گھڑت ہے بلکہ انگریز کی سازش کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

بہت حد تک یہ ممکن ہے کہ اس موڑ پر آکر نئے قادیانی حضرات کا ذہن رخ بدلے اور وہ اسلام کے اس اجماعی اور اتفاقی عقیدہ ختم نبوت پر غور و فکر کریں اور اگر وہ نہیں سوچتے تو ہم انہیں غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں اور اس موقع پر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ ان کے سامنے از سر نو اسلام پیش کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ حضور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا عظیم سلسلہ ختم کر دیا ہے لہذا آپ کے بعد اگر کوئی کسی قسم کی نبوت اور نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا و کذاب ہے اور کافر و غیر مسلم ہے اور اس کو ماننے والا بھی اسی طرح کافر و مرتد اور غیر مسلم ہے۔ البتہ پہلے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی جائے اور عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ضرور آگاہ کر کے حجت قاطعہ اور مضبوط دلائل قائم کرنے چاہئیں پھر بھی اگر وہ ایمان نہ لائیں اور اسلام قبول نہ کریں تو پھر ان سب قادیانیوں، مرزائیوں، احمدیوں سے ہر سطح پر قطع تعلق و سماجی مقاطعہ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

قادیانی حضرات کو دعوت اسلام:

قادیانی حضرات کو چاہیے کہ وہ دوبارہ اسی دین حق اور ملت کی طرف لوٹ آئیں جسے حضور خاتم الانبیاء ﷺ لے کر آئے ہیں اور جس دین میں حضور کے بعد کسی اور نبی کی بعثت کا تصور بھی نہیں ہے۔ ایک ایسے جھوٹے اور کذاب شخص کی خاطر اپنا دین و ایمان اور زندگی و آخرت کو کیوں برباد کریں کہ جس کا کلام متضاد، متناقض، جسکی ہر پیشگوئی غلط اور جھوٹی، جسکی زندگی کفار کی چاپلوسی، جسکا ہر قول و فعل جھوٹ و فریب سے بھرپور اور جسکی زندگی اور موت عذاب الٰہی کی بھیانک صورت تھیں۔

ہم انتہائی عاجزی اور دردمندی کے ساتھ قادیانی حضرات سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ ایمان ایک انتہائی قیمتی اور بے بہا دولت ہے اس عظیم دولت کو اس شخص پر لٹا کر ضائع نہ کریں جسکی نبوت تو کیا ایمان بھی ثابت نہیں ہے۔ آئیں اور جلد آئیں! جعلی و نقلی اور بناؤٹی ہوئی نبوت کو چھوڑ کر صرف انکی نبوت کو تسلیم کریں جسکی نبوت ہر قسم کے شک و شبہ سے بالکل پاک دلائل سے معمور اور آمدہ بعثت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔ وہ عظیم الشان نبی جو حوض کوثر کا مالک، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین اور سید المرسلین و خاتم النبیین ہے۔ اسے چھوڑ کر کسی جھوٹے کذاب اور کافر و غیر مسلم شخص کو نبی مان لینا ہرگز ہدایت و نجات کا راستہ نہیں ہے۔

پس اے راہِ حق کے طلب گارو! اگر تم واقعی حق و صداقت کی تلاش رکھتے ہو تو قادیان اور جھوٹے قادیانیوں کو چھوڑ کر انتہائی سچے اور صادق و امین نبی محمد عربی ﷺ اور آپ کے غلاموں کی صف میں داخل ہو جاؤ اور ایمان و اسلام کی لازوال اور انمول دولت دوبارہ پا کر جنت الفردوس میں محلات و باغات کے حق دار بن جاؤ۔ (مقالات سعیدی از علامہ غلام رسول سعیدی)

یاد رکھنا کہ نیکی اور نیک کام میں ہرگز دیر نہیں کرنی چاہیے اور صرف ایک نیکی اور نیک کام ہی نہیں بلکہ ایمان اور جنت الفردوس ایسی ابدی حیات کا کام ہے۔ لہٰذا جس قدر جلدی ممکن ہو ایمان اور اسلام کی طرف دوبارہ لوٹ آئیں۔ آپ کو تمام مسلمان نہ صرف دل سے خوش آمدید کہیں گے بلکہ آپ کے دست و بازو بن کر اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کے بعد آپ کے حامی و ناصر اور معاون و مددگار بنیں گے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو راہ حق اور صراط مستقیم پر چلنے اور اس پر قائم و دائم رکھنا کہ ہم اسلام کی تبلیغ و شاعت اور ناموس و عظمت رسالت کی حفاظت و پاسبانی کیلیے اپنا تن من دھن قربان کرتے رہیں اور یہ سب کچھ بارگاہ خداوندی اور دربار مصطفوی ﷺ میں قبول ہو جائے۔ آمین۔

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆